1 No 993 3.2.d

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ

PUNJAB PUBLIC LIBRARY ESTABLISHED 1884 LAHORE

ابطال قدامت وید

المعروف بہ

مناظرہ کالکا

جو فیما بین جناب مولانا شاہ محمد شرف الحق قادری الصابری محمدی سیاح اور بابو گوپی چند صاحب اور لالہ سالگرام صاحب دیانندیون کے

۱۸۸۸ء مین ہوا

گنجام کے محمدی بھائیون کی کوشش اور زر سے شائع ہوا

مطبوعہ اکمل المطابع دہلی باہتمام منشی عبد الغفار صاحب سلمہ

ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه

ابطال قدامت وید

المعروف بہ

مناظرہ کالکا

جو فیما بین [illegible] مولانا شاہ محمد شرف الحق قادری الصابری
محمدی سیاح اور بابو گوپی چند صاحب اور لالہ سالگرام صاحب دیانندیوں کے
۱۸۸۸ء میں ہوا

کنجاہ کے محمدی بھائیوں کی کوشش اور زر سے شائع ہوا

مطبوعہ مطبع اکمل المطابع دہلی باہتمام منشی عبدالغفار صاحب سلمہ

1 993
PUBLIC ... ESTABLISHED 1884 ... LAHORE

۱۶/۲۷۸ ۲۹۷ ا ب ۲

آریہ سماج کالکا کی یاوہ گوئی کا اشتہار اور اظہار

ا۔۱۵۶۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ العظیم جب یکترین سفر ملک حجاز و ملک شام و ملک مصر سے فارغ ہوکر اپنے وطن شاہجہان آباد دہلی مین پہونچا تو بعضے احباب کے زبانی معلوم ہوا کہ کالکا کے آریون نے تمہاری نسبت کلمات لایعنی شایع کرائے ہین اور تحریر مین تہذیب کو بھی ترک کر دیا اسپر مجھے سخت ہی تعجب آیا کہ مینے تو لالہ گوپی چند صاحب کو کیا بلکہ تمام آریہ منڈلی کالکا سے ہمیشہ شائستگی اور تہذیب سے تقریر کی اُنسے یہ نہین ہو سکتا کہ وہ ایسا کرین گے۔ لیکن آریہ گزٹ کے معائنہ کے بعد احباب کے اقوال کی تصدیق ہوئی اور میرا گمان غلط نکلا۔ لالہ سالگرام صاحب نے تو خوب ہی تہذیب سے کام لیا ہے اور اپنی تحریر کی بنا کذب پر رکھکر اپنے مقصد کے مطابق عمارت طیار کی ہے اب مین اُنکی اور اُنکے ساتھیون کی یاوہ گوئیان دکھاتا ہون۔ بیشک و شبہ جب مین نے برادران دینی یعنی اہل اسلام کالکا سے سنا کہ چند پنجاب کے کھتری صاحبون نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو واعظ شملہ پر جاتا ہے اُنکے سر ہوکر اُسسے آمادہ بمجادلہ و مکابرہ ہوتے ہین اور چونکہ ہر مذہب مین ہر کام کا ماہر عالم و واعظ نہین ہوتا اسوجہ سے وہ اپنی باتین اُسے سناکر اور مقابلہ سے پیش آکر اپنی دانست مین اُسے عاجز ٹھیرا کر نہایت ہی خوش ہوتے ہین اور مشہور کر دیتے ہین کہ

کہ ہمنے میدان مار لیا اور جیت گئے تو مناظرہ کے واسطے کسی آریہ بھائی کو طلب کیا مناظرہ کی تقریر اور حقانیت وغیرہ سے وہی لوگ واقف ہین جو اُسمین شریک ہوکر غور سے سُن رہے تھے اور میدان مین داد صداقت دے رہے تھے کیا ہمارے آریا بھائیون کا نیم اسقدر جہ سے بھم ... انار ہا کہ کلام کو اُسکے ادنیٰ درجہ پر بھی بیان کرنے سے روگردانی فرماتے ہین کیا ڈپٹی ... انسپکٹر صاحب پولیس کالکا کا یہ کلام بھی آخری وقت کا یاد نہین کہ بس ہولو ... جب اُنکے واسطے اسقدر بہت ہے یہ اب زیادہ نہین چل سکتے کیا لالہ سالگرام صاحب نے سہو سے مین آریہ گزٹ کا مضمون لکھا ہے جو لالہ گوپی چند صاحب سے اتنا بھی استفسار نہ فرما لیا کہ آپنے مناظرہ کے آخری وقت مین کیا فرمایا تھا اور بابو گوپی چند صاحب نے کیون ایسی ناانصافی اختیار فرمائی کہ اس آخری کلام کو کہ ہمارے پاس تو یہی دو دلیلین تھین اور ہم کچھ بیان نہین کر سکتے آپ شملہ تشریف لیجاوین وہان انکا اہم لاج بڑا ہے اور پنڈت جی کے ایک بہت بڑے چیلے وہان موجود ہین اُنسے آپ گفتگو کر سکتے ہین غرض بیان نفرمایا بھلا جناب فرمائیے تو اس جھوٹ کا بھی کوئی ٹھکانا ہے میان برکت اللہ صاحب کے گیارہ خطوط میرے پاس موجود ہین اُنہون نے مجھسے کبھی بھی اس امر کا اظہار نہین کیا کہ تمہارا جواب الجواب صحیح نہین تھا اور تمہارا سوال غلط تھا مفت جناب مسلمانون کو دھوکا دیتے ہین۔ اول تو یہ چالاکی کہ بیچارے میان برکت اللہ صاحب کو جنہون نے کبھی بھی دعوی علم نہین کیا اپنی مقصد برآری کے واسطے مولوی بناکر اُسکے بعد جناب

١٦ / ٧ ١ م و ٢٩٧ ا ب ٢

آریہ سماج کالکا کی یاوہ گوئی کا اشتہار اور اظہار

ال ۱۵۶۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ العظیم - جب یہ کمترین سفر ملک حجاز و ملک شام و ملک مصر سے فارغ ہو کر اپنے وطن شاہجہان آباد دہلی مین پہونچا تو بعض احباب کی زبانی معلوم ہوا کہ کالکا کے آریون نے ہماری نسبت کلمات لایعنی شائع کرائے ہین اور تحریر مین تہذیب کو بھی ترک کر دیا اسپر مجھے سخت ہی تعجب آیا کہ مینے تو لالہ گوپی چند صاحب کو کیا بلکہ تمام آریہ منڈلی کالکا سے ہمیشہ شائستگی اور تہذیب سے تقریر کی اُنسے یہ نہین ہو سکتا کہ وہ ایسا کرین گے - لیکن آریہ گزٹ کے معائنہ کے بعد احباب کے اقوال کی تصدیق ہوئی اور میرا گمان غلط نکلا - لالہ سالگرام صاحب نے تو خوب ہی تہذیب سے کام لیا ہے اور اپنی تحریر کی بنا کذب پر رکھکر اپنے مقصد کے مطابق عمارت طیار کی ہے اب مین اُنکی اور اُنکے ساتھیون کی یاوہ گوئیان دکھاتا ہون - بیشک و شبہ جب مین نے برادران دینی یعنی اہل اسلام کالکا سے سنا کہ چند پنجابی کھتری صاحبون نے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جو واعظ شملہ پر جاتا ہے اُسکے سر ہو کر آپسکی گفتگو مجادلہ و مکابرہ ہوتے ہین اور چونکہ ہر مذہب مین ہر کام کا ماہر عالم و واعظ نہین ہوتا اسوجہ سے وہ اپنی باتین اُسے سنا کر اور مقابلہ سے پیش آکر اپنی دانست مین اُسے عاجز ٹھیرا کر نہایت ہی خوش ہوتے ہین اور مشہور کر دیتے ہین کہ

کہ ہمنے میدان مار لیا اور جیت گئے تو مناظرہ کے واسطے کسی آریہ بھائی کو طلب کیا مناظرہ کی تقریر اور حقانیت وغیرہ سے وہی لوگ واقف ہین جو اُسمین شریک ہو کر غور سے سُن رہے تھے اور میدان مین دادِ صداقت دے رہے تھے کیا ہمارے آریا بھائیون کا نیم اسدرجہ سے بہم ... ا ار ہا کہ کلام کو آپکے ادنیٰ درجہ پر بھی بیان کرنے سے روگردانی فرماتے ہین کیا ڈپٹی ... انسپکٹر صاحب پولیس کالکا کا یہ کلام بھی آخری وقت کا یاد نہین کہ بس ہر لو ... جب اُنکے واسطے اسقدر بہت ہے یہ اب زیادہ نہین چل سکتے کیا لالہ سالگرام صاحب نے بیہوشی مین آریہ گزٹ کا مضمون لکھا ہے جو لالہ گوپی چند صاحب سے اتنا بھی استفسار نہ فرما لیا کہ آپنے مناظرہ کے آخری وقت مین کیا فرمایا تھا اور بابو گوپی چند صاحب نے کیون ایسی ناانصافی اختیار فرمائی کہ اس آخری کلام کو کہ ہمارے پاس تو یہی دو دلیلین تھین اور ہم کچھ بیان نہین کر سکتے آپ شملہ تشریف لیجاوین وہان انکا ہمسلاج رہتا ہے اور پنڈت جی کے ایک بہت بڑے چیلے وہان موجود ہین اُنسے آپ گفتگو کر سکتے ہین بیان نفرمایا بھلا جناب فرمایئے تو اس جھوٹ کا بھی کوئی ٹھکانا ہے میان برکت اللہ صاحب کے گیارہ خطوط میرے پاس موجود ہین اُنہون نے مجھسے کبھی بھی اس امر کا اظہار نہین کیا کہ تمہارا جواب الجواب صحیح نہین تھا اور تمہارا سوال غلط تھا مفت جناب مسلمانون کو دھوکا دیتے ہین - اول تو یہ چالاکی کہ بیچارے میان برکت اللہ صاحب کو جنہون نے کبھی بھی دعوی علم نہین کیا اپنی مقصد برآری کے واسطے مولوی بنا کر اُنکے بعد جناب

انہیں آریہ ست کا مصداق ٹھیرا لئے ہیں اسوقت تو کبھی بھی انکے خیالات ایسے نہ تھے
میں جناب سے پوچھتا ہون کہ یہ بازیگری چالاکی کہ ایک اردو فارسی خوان کو پہلے مولوی
صاحب کے واسطے ٹھیرایا اسکے بعد انہیں عیسائی مشہور کیا اکو مشن کے ٹکڑے کسی ٹھنڈک سے
حلال ہون بھلے سے کرتا ہا لاوہ اگر دوسری جانب سے کوئی اس سے زیادہ کریگا تو پھر کیا
کہینگا اوسکو دیکھ کر سمجھکر کلام کرنا چاہئے۔ جناب سچے تو جب ہی ٹھیرینگے کہ جب میان
صاحب موصوف کا علوم مروجہ اہل اسلام کا پڑھنا اور علما سے سند لیکر زمرہ علما میں
محسوب ہونا ثابت فرماوینگے والا یہ تہمت جناب والا کی سب پر عیان ہے۔ بھلا کیا
یہ تہذیب و انصاف سے بہت دور ہے سست و گواہ چست۔ انہوں نے کبھی اصول دانی فقہ
و فقہ دانی و معقول و فلسفہ دانی و معانی و بلاغت و ہندسہ دانی کیطرف کبھی دعوی نہیں
کیا۔ مہالقب مولوی دینا اول تو وہ کسی ناقل کا مطالعہ نہیں اس سے عالم ہونا جناب
نے کہانسے ٹھیرالیا اس سے اگر ثابت ہوتا ہے تو اسقدر کہ ایک اللہ والے ہیں۔ واہ
واہ اللہ پیدا کرنیکی صورت یہ مذہبی امر نہ تھا بلکہ آپ صاحبوں کا کاروبار میں لگا دینا اور ٹھیرا دینا
ہلکے و لواز دنیا تجارت ہو وہ و طمع دیدار ہو ختم ہ دار و طمع مرغ و ماہی ہ ہند۔ جس غریب کو
سخت مصیبت سے تمام دنیا میں آ سکے پیدا ہون انکا اگر حج چلتے میں روپیہ روز کی آمد
ہو جاوے بھلا وہ کیونکر آپ سے ملینگے آپ روپیہ دکھا کر جو چاہیں کسی سے کہلوالیں اسکا کوئی
کیا علاج کرے اگر حق کی تلاش ہے تو میں اب بھی موجود ہون دہلی دور نہیں کا لکھاؤ
نہیں تشریف لے آئیے آپکے اور بھائیوں کے بھی خیالات درست ہو جاوینگے مگر جناب کہ

تو یہ صوری مطلوب ہے کیا حقانیت اسیکا نام ہے کہ جب مجھے سطر در سطر اور زیر زبان
کوسون پر دکھایا گیا تو جناب ارا ملاحظہ فرمایا اسکی کیسی قلعی کھول گئی قرآن شریف
اور انجیل زبر کی تعلیم جناب کو اسوقت اپنے وید کا دھیان آیا ہوگا جسمیں آپکے
بندوبست ہی اتراج کی تعلیم کے مطابق زنا کی تعلیم اور نیوگ ہے جسے آپکی اصطلاح میں
نیوگ کہتے ہیں کبھی قرآن مجید کو مطالعہ بھی کیا ہے یا محض بلا سمجھے ہی سے دیا کو
برا بھلا ہی کہنا سیکھ لیا ہے تا پاک اور بیہودہ تعلیم ہے جو جناب کے وید مقدس اور جو
شرک و بت پرستی و خود پرستی سے مالامال ہے۔ آپنے بیکار و مطالب نہ تہمت اور الزام
اپنا حال کھلوایا میری یہ عادت نہیں کہ ناحق کسیکے سر ہو جاؤں جبتک آپ جواب
لیے تب تک آپکا لحاظ کیا اور اب بھی آپسے کم ہی لکھا ہے اگر آپکو شک ہو تو خیالات جو
کی اتھرسن ستیارتھ پرکاش مطبوعہ پیارے لال اگرہ کے صفحہ ۱۱۲ سطر ۱۱ سے لیکر آخر نیوگ
تک ملاحظہ فرمالیجئے اور اسیطرح آریہ سماج کے پندرھویں اصول کو کتاب ستیارتھ پرکاش
اور اسکے لفظ ترجمہ میں ملاحظہ فرمائے اور جو میں پوچھتا ہوں نے ایک مستقل رسالہ
نیوگ کے باب میں جناب کی کتب سے تالیف کیا ہے اسکا مطالعہ بھی آپکو ضرور ہے
ذرا سو چئے کہ زہر ہلاہل اور حیا کی بو او کونسی ہو بیجا اور ناپاک تعلیم ہے یا قرآن مجید و
فرقان حمید کی میں کیا بلکہ تمام عالمین آپکو جب ہی سچا جانیں کہ بیان برکت اور
کے کیا غلط ہیں ہے کہیں بھی کسی مسئلہ میں انکا سائل ہونا ثابت فرماوینگے اور جو
میرا دعوی ہے کہ انہیں جلسون میں سے جناب کا دروغ بیفروغ ثابت کردونگا کہ جناب

انہیں آریہ ست کا مصداق ٹہیراتے ہین اُسوقت توکبھی بھی اُنکے خیالات ایسے نہ تھے
مین جناب سے پوچھتا ہون کہ یہ پادریونکی چالاکی کہ ایک اردو فارسی خوان کو پہلے مولوی اپنے
مطلب کے واسطے ٹھیرایا اُسکے بعد اُنہین عیسائی مشہور کیا تاکہ مشن کے ٹکڑے کسی ڈھنگ سے
حلال ہون جلنے سے کونسا فائدہ اگر دوسری جانب سے کوئی اس سے زیادہ کریگا تو پھر کیا
کیجیئگا آدمیکو دیکھ سوچکر کام کرنا چاہئے - جناب سچے تو جب ہی ٹھیرینگے کہ جب میان
صاحب موصوف کا علوم مروجۂ اہل اسلام کا پڑھنا اور علما سے سند لیکر زمرۂ علما مین
محسوب ہونا ثابت فرمادینگے والا یہ تہمت جناب والا کی سب پر عیان ہے - بھلا کیا
یہ تہذیب و انصاف ہے - مدعی سست و گواہ چست - اُنہون نے کبھی اصول دانی و تفسیر دانی
و فقہ دانی و معقول و فلسفہ دانی و معانی و بلاغت و ہندسہ دانی کسیکا بھی دعویٰ نہین
کیا - رہا لقب مولوی دینا اول تو وہ کسی فاضل کا عطا شدہ نہین اُس سے عالم ہونا جناب
نے کہانسے ٹہیرالیا اس سے اگر ثابت ہوتا ہے تو اسقدر کہ ایک المدد اے ہین - راہ
و رابطہ پیدا کرنیکی صورت یہ مذہبی امر نہ تھا بلکہ آپ صاحبونکا کاروبار مین لگادینا اور پھر دلکا
ٹھیکہ دلوادینا تھا ؎ بردر طمع دیدہ ہوشمند + در آرد طمع مرغ و ماہی ببند - جن غریب کو
سخت مصیبت سے تمام دنمین تین آنے پیدا ہون اُنکو اگر گھر بیٹھے مین روپیہ روز کی آمدنی
ہو جاوے بھلا وہ کیونکر آپسے نہ ملینگے آپ روپیہ دکھا کر جو چاہین کسی سے کہوالین اسکا کوئی
کیا علاج کرے اگر حق کی تلاش ہے تو مین اب بھی موجود ہون دہلی دور نہین کانکا دور
نہین تشریف لے آیئے آپکے اور بھائیون کے بھی خیالات درست ہو جاوینگے - مگر جناب کو

تو ناموری مطلوب ہے کیا حقانیت اسیکا نام ہے کہ جب مجھے سفر دور و دراز ہزارون
کوسون پر دیکھا کاغذ چھاپ مارا ملاحظہ فرمایا اُسکی کیسی قلعی کھولی گئی قرآن شریف
اور اُسمین زہریلی تعلیم جناب کو اُسوقت اپنے ویدونکا دھیان آگیا ہوگا جسمین آپکے
پنڈت جی مہاراج کی تعلیم کے مطابق زنا کی تعلیم اور تاکید ہے جسے آپکی اصطلاح مین
نیوگ کہتے ہین - کبھی قرآن مجید کو مطالعہ بھی کیا ہے یا محض پنڈت جی سے دنیا کو
برا بھلا ہی کہنا سیکھ لیا ہے ناپاک اور بیہودہ تعلیم ہے جو جناب کے وید مین ہے اور جو
شرک و بت پرستی و خود پرستی سے مالامال ہے - آپنے بیفائدہ مسلمانون پر تہمت باندھکر
اپنا حال کھلوایا - میری یہ عادت نہین کہ ناحق کسیکے سر ہو جاؤن جبتک آپ مہذب
رہے تب تک آپکا لحاظ کیا اور اب بھی آپسے کم ہی لکھا ہے اگر آپکو شک ہو تو پنڈت جی
کی ستیارتھ پرکاش مطبوعۂ پریاگ نگری کے صفحہ ۱۱۲ سطر ۱ سے لیکر اخیر نیوگ
تک ملاحظہ فرمائیے اور اسیطرح آریہ سماج کے پندرھوین اصول کو کتاب سوامی یا منتر
اور اُنکے نئے پنتھ مین ملاحظہ فرمائیے اور جو برہمو صاحبون نے ایک مستقل رسالہ بھی
نیوگ کے باب مین جناب کی کتب سے تالیف کیا ہے اُسکا مطالعہ بھی آپکو ضرور ہے
ذرا سوچیئے کہ زہریلی اور جہانکی برباد کرنیوالی یہ بیجا اور ناپاک تعلیم ہے یا قرآن مجید و
فرقان حمید کی - مین کیا بلکہ تمام ناظرین آپکو جب ہی سچا جانین کہ میان برکت اللہ صاحب
کے گیارہ خطوط مین سے کہین سے بھی کسی مسئلہ مین اُنکا سائل ہونا ثابت فرمادین اور یہ
میرا ذمہ ہے کہ اُنہین خطوط مین سے جناب کا دروغ بیفروغ ثابت کردونگا کہ جناب

السے اچھا یا تعین ملتے ہیں اور جناب کے مقبول میاں برکت اللہ صاحب انگور سے
ہیں میاں برکت اللہ تو کیا ہے یہ بات بھی کو جس جہان میں تشریف لیگئے ہوں
ڈھونڈ نکالے معتقد تھا ہیں اہل اسلام کے کم علوم سے نور محمد البین مصطفٰے علیہ افضل التحیات
کبھی جناب سے اور جناب کے کرایہ چند صاحب سے میدان میں کوئی لفظ بھی انکا سے
اس کہنے کے کہ ہم میں اسقدر وقت و طاقت تھی زیادہ ہم نہیں جانتے۔ اور کچھ بھی
دھیکی ہوتی تھی میں اور جس آپ بیاں کرتے ہیں انکا یا میاں خیالی و دلیکر یا اور سمجھا ہی لکت
آیا میں انکو آپکے وعدہ لگے چار عدد رشی الکتی۔ بابید۔ الوت۔ ابتکر انکو خود ان اور سند
دیانتدی ان سب کے سہارا شی کی قسم دیتا ہوں کہ میاں برکت اللہ صاحب کے حضور ان میں سے
کسی سے کسی مقام سے یہ ثابت فرماویں کہ فلان مسئلہ کا جواب علما سے اگر عدد کے
سمجھ نے کھو دیے گئے یہ ایک بھی محض بلا قرینہ ہے کہ قرآن مجید میں معقولات یا تعین نہیں۔ اس
مسائل یا دلیلوں میں آگئے ہیں اہل اسلام نہیں یہ ہم کسی اور کو بھی بتلا ئے۔ قرآن مجید
کی روسے تب ایک معقول کا مسئلہ ہے جیسے آگے مسئلہ ثابتہ عاجز ہیں۔ آپکے سوا کبھی
کبھی بھی نہیں مسائل معقول ہے مخالف ہوکر مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم کی کتاب نہ لانے
اسکی سے لوگ وہم بھاگے۔ فرق تو یہ ہے کہ جناب انگریز سے بیر ہے بڑی مد و
اس نے لو کچھ بیان نہ تھی بڑے بڑے علما اسلام کا بھی نام لیکر بھی کو خوش کیا ہے
علما اسلام ایسی الغویات و خرافات کی طرف متوجہ ہو اور وقت کا کھو جاتے ہیں
میاں برکت اللہ صاحب اور انکا حامی کا حامی علما سے سوال ہے سبحان اللہ کیا بیری

شان ہے اور سوال بھی لکھنے پنجاب کے دس پانچ انگریزی خوانوں کی جھوٹی سچی ایسی سی
کتاب کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ میاں برکت اللہ صاحب ہی ہے اور اپنی سی
حالت میں ہیں جس طرح میں نے انہیں چھوڑ آیا تھا قسم دیکر پوچھ لیجئے کہ نہیں کیا چیز
ہے اشتہار اور حجت بھی نہ کہیں گئے یہ ساری جناب کی کارستانیاں ہیں اسی روح کی صورت
جسکی قیامت کو دعوی کرکے جناب خدا کے بڑے بھلا بنگئے ہیں اور جسکی بلاغت
کے دعوے رکھ کر اسکے ہمسر و ہم پلہ بنا دیے ہیں اور فرماتے ہیں کہ روح قدیم ہے جیسے
پرماتما کی ہیں اس سے کسیطرح کم نہیں۔ واہ ری توحید کیا عمدہ توحید ہے اور مجھ کو عقل
خلل مشہور ہے کہ ایک کریلا اور دوسرے نیم چڑھا یہ ہوئی کہ قرآن میں ایسی توحید نہیں ہر
وید میں ہے۔ اور کیوں جناب اسی مسئلہ تناسخ پر سوالات کرتے رہے جسکی آپکو اتنی
بھی خبر نہیں کہ میں پہلے کس جون میں تھا۔ ایک سوال جناب کے مسئلہ تناسخ پر پیش
کرتا ہوں۔ آپ جو جزا و سزا کا حصر مراتب جون پر فرماتے ہیں مجھے یہ کلیہ غلط معلوم
ہوتا ہے یہ تو بتلائے کہ اس حصر کو کونسی عقل قبول کرتی ہے اسی عالم میں بہت سے
فاعل افعال شائستہ و ناشائستہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور ہمیں ایسے کرموں کا
پھل حاصل کرتے میں شامیں حاضر خدمت عالی ہیں۔ زہر کا پینے والا دیکھتا ہے کہ
مرجاتا ہے۔ تریاق استعمال کرنیوالا اچھا ہو جاتا ہے۔ ماں باپ کے ساتھ سلوک کرنیوالا
اس سلوک سے کیا کیا فائدہ اٹھاتا ہے۔ چوری کرنیوالا بھی سزا کو مستحق ہے اور حاکم
کے ساتھ بغاوت یا بدلانی کرنیوالا نقصان اٹھاتا ہے اور تکلیف پاتا ہے اب کہئے

میں ارشاد ہو کہ حصرِ مذکور کہاں گیا اِن اعمال کی جزا و سزا اس طور سے ہوتے ہیں
کسکو شک ہے وزنا اسمیں غور فرمایئے اور یہ بھی کہ سب سے پہلے یعنی ابتدائے عالم میں انسان
کس ہیئت کا اور کس روپ کا پیدا ہوا تھا اور اُسکی وہ کیفیت اُسکے کونسی پورب
میں یا باپ کے عوض و بدلہ میں اُسے میسر ہوئی۔ پہلے جناب مرزا غلام احمد صاحب
کی کتب موجودہ کا مطالعہ فرمایئے اگر تو سمجھ لیوین پیچھے ہی آگے دوڑ پیچھے چوڑ پر عمل فرمایئے
اگر ہیں تو یہ ساری روپیہ کی کارروائیاں ہیں بیکار ہے یا کار کرکے ۲ سے روپیہ پیدا
کرنیکی معاونت کرکے اگر کچھ لکھوا لیجئے تو کیا عجب ہے یہ کوئی بڑا کام نہیں آگے آپکی اُس
خلاف گوئی کا بھی جو جناب سے تحریر مناظرہ میں وقوع میں آئی ہے جواب دیتا ہوں وہ یہ
آغاز تقریر سے اخیر تک جناب نے خلاف گوئی کو اپنا ہادی قرار دیکر کارروائی شروع کی ہے
آپنے جو لکھا ہے کہ وید مقدس ہے الہامی کتاب ہے جسکے بہت سے دلائل ہیں اسکا شروع
میں کہیں خیال بھی جناب کو نہ تھا۔ جناب نے یہ لا کلام ارشاد فرمایا تھا وید قدیم ہے اسوجہ
سے کلام الٰہی ہے اور کلام الٰہی کا قدیم ہونا ضرور ہے میں نے اسکے جواب میں یہ عرض
کیا تھا کہ قدامت دو قسم کی ہوتی ہے۔ اضافی حقیقی جسکے معنی سمجھنے سے جناب قاصر
رہے تھے اور اُسکی قسمون کے معنی اسطرح بیان ہوئے تھے کہ قدامت حقیقی اُسے
کہتے ہیں جسکی ابتدا و انتہا نہو اور اضافی وہ ہے جو بعض کی نسبت مقدم ہے اور بعض
کے مؤخر آپ وید کے واسطے کونسی قدامت مانتے ہیں اسپر آپنے یہ فرمایا کہ ہم تو یہ کہتے
ہیں کہ وید کو ۱۹۶۰۸۵۲۹۸۸ برس کا عرصہ ہوا اور وہ دنیا کے آغاز میں تھا۔ یہ لمبی

چوڑی تقریر جو جناب نے قلمبند فرمائی ہے اسکا اُسوقت کہیں خیال بھی جناب کو نہ تھا آپ
نے یہ پنڈت جی کے وید بھاشیہ بھومکا سے اخذ کرکے لکھا ہے اس لحاظ سے کہ آپ اُس
تقریر کو لاجواب نہ سمجھیں میں اسکا بھی جواب لکھتا ہوں آپ اور آپکے سوامی
جی جو آغاز آغاز کہکر اپنا جی خوش کرتے ہیں یہ تو فرمایئے کہ آپکی آغاز سے کیا مراد ہے ظاہر تو
یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز سے دنیا کا شروع ہوا وہی مراد ہے۔ پر ظاہر ہے کہ انسان سے
پہلے تمام محتاج الیہ و موقوف الیہ ہونے چاہئیں ورنہ اُسکی زندگی محال نظر آتی ہے تو اب
کیا وید زمین کی ابتدا میں پیدا ہوگئے تھے یا حیوانات و نباتات و حشرات الارض کے مخلوق
ہوتے ہی پیدا ہوگئے تھے اگر یوں ہے تو کلام ذی شعور کا حامل کون تھا اور وہ کسواسطے آیا
غایت اُسکے پیدا ہونیکی کوئی بھی نہ معلوم ہوئی اب آپ اور آپکے پنڈت جی اول یہ فرماویں
کہ انمیں سے کونسی مخلوق کے ابتدا میں پیدا ہوئے تھے لیکن بلا ثبوت کوئی بات نہ مانی جاویگی
تاریخ سے ثابت کرنا پڑیگا۔ اگر سبکو چھوڑ کر آپ فرماویں کہ مخلوق انسان کی ابتدا میں تو
آپکو یہ بتانا پڑیگا اور ثبوت دینا ہوگا کہ پہلے پہل یہی چاروں پیدا ہوئے تھے اور کوئی
منش پیدا نہوا تھا پھر یہ بھی کہ اُنکی اُسوقت کیا کیا عمریں تھیں اور آیا چاروں جب اُنکو
وید ملے تو ہم عمر تھے یا چھوٹے بڑے اور تھے تو کتنے چھوٹے بڑے تھے یا ایک سن کے
چاروں کو ایک ہی مرتبہ پیدا کردیا تھا اور سبکو فوراً چاروں وید دیئے تھے مگر پنڈت جی کی
وید بھاشیہ بھومکا سے ایسے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ چاروں وید اُن چاروں ہی کے
واسطے تھے نہ تمام دنیا کے لئے یا جاوے اور اُن سے کرم کریں۔ چنانچہ جواب میں سوال کے

فرماتے ہین کہ نیاو اُسکو کہتے ہین کہ جو جیسے کرم کرے اُسکو ویسا ہی پھل دیا جائے۔ اُن
چارون رشیونکا ایسا ہی پورب پن تھا کہ اُنکے ہردیہ مین وید کا پرکاش کیا گیا۔ ظاہر ہے
کہ تمام عالم تو اُن جیسے کرمون والا ہے ہی، نہین سوالات اور بھی ہین۔ مگر خوف طوالت
مانع ہے۔ اسکے بعد جو جناب رقمطراز ہین کہ لوگون نے اپنے بزرگون سے اور بزرگون نے اپنے بزرگون سے
الخ۔ بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپکے پنڈت جی اور اُنکی بابو آدت سے آنگرا مین کتنے واسطے ہین
وید پہنچا یعنی کتنے بزرگ وسط مین ہین اور وہ کتنی عمر کیسے علم و حافظہ والے اور کیا کام
کرنیوالے تھے کہان کہان کے رہنے والے تھے۔ کن کن مرضون اور بیماریون مین اُنکا کال
ہوا تھا اور اُنکے کیا کیا کرم تھے اور اُنمین سے کس کسکو وید پڑے کے بعد ملا تھا۔ یہ جو
جناب فرماتے ہین کہ وید مقدس ہے جو دنیا کے آغاز مین مشہور ہوئے الہامی کتاب
ہوسکتی ہے بھلا ارشاد تو فرمائیے اسپر کیا دلیل ہے کہ وہ الہام یہ ہے وید پستک ہے
زمان بعد مین نے تاریخ سے ثبوت ضرور مانگا تھا۔ مگر جو کلمات جناب نے تحریر فرمائی
وہ یقیناً میرے نہین ہین۔ مینے غیر قوم کی تاریخ سے اسوجہ سے ثبوت مانگا تھا کہ آپکے
آریہ بھائیون نے غیر قوم یعنی علماء یورپ کے اقوال سے اُسکی حقانیت پر دلیلین پیش کی تھین
چنانچہ اس دعوے کے ثبوت مین کتب متعددہ موجود ہین ابھی پنڈت لیکھرام صاحب
نے خبط احمدیہ نام کتاب اسی عنوان سے لکھی ہے۔ یہ جو جناب لکھتے ہین کہ جبکہ ویدونکی
اُوتپتی کے وقت اور کوئی مذہب موجود نہین تھا اور کل دیگر مذاہب مدت مدید کے
بعد ظہور مین آئے ہین تو غیر مذہب کی شہادت کیونکر دی جاسکتی ہے۔ اسمین مجھے

کچھ عرض کرنا ہے اول تو یہ ارشاد ہو کہ وہ باسی آریہ ورت کے واسطے اپنی اُجور کے
تھے یا تمام دنیا کو سنانے واسطے ظاہر کرنا تھا دنیا کے واسطے اپنی حجت ہونگے پھر فرمائیے کہ دنیا کا حصہ اسی آریہ ورت
مین ہی ایشور نے کر دیا تھا یا اور عالم کے حصونمین بھی دنیا دار پائے جاتے تھے یہان کو
عقل یہی کہتی ہے کہ علاوہ اس آریہ ورت کے اور یورپ ایشیا افریقہ امریکہ مین بھی
منش تھے جب یہ بھی طے ہو لیا تو جناب کے ملازمہ سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ سبکے پاس
یہ الہام پہونچا ہوگا اگر نہ پہونچے تو ایشور کے انصاف مین فرق آتا ہے اور آریہ ورت
سے سینکڑون حصے زیادہ مخلوق بغیر الہام کے جبکا آغاز دنیا مین ہونا آپکے نزدیک
ضروری ہے رہی جاتی ہے جسکو عقل کسیطرح کسے بھی قبول نہین کرتی اب جب یہ
الہام یعنی وید تمام یورپ مین بھی پہونچا تو اسکے کیا معنی کہ اہل یورپ اسکی گواہی
نہین دے سکتے اگر الہام مذکور پہونچا تو اُسکی گواہی اُس ملک والے ضرور ضرور دے
سکتے ہین جیسے آپکے نزدیک آریہ ورت کے دی پس معلوم ہوا کہ یا ابتدائے عالم
مین یا تو تھا ہی نہین اور اگر تھا تو آریہ ورت ہی مین تھا یورپ افریقہ ایشیا وامریکہ
مین نہ تھا دوسری یہ عرض ہے کہ جناب جو رقمطراز ہین کہ اور کل دیگر مذاہب مدت
مدید کے بعد ظہور مین آئے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ویدک دھرم سب سے پہلے
تھا یہ اور مذہب اُسکے بعد ظاہر ہوئے ہین تو یہ قاعدہ ہی کیا بلکہ مشاہدہ ہے کہ جب
ایک مذہب کے بعد دوسرا مذہب ظاہر ہوتا ہے تو دوسرا مذہب یا تو اُس مذہب اول
کی بالکل تردید کرتا ہے یا بعض کو قبول اور بعض کی تردید کرتا ہے چنانچہ جناب کے

بسبب اور الکھون کے معلوم نہیں کیا فرماتے ہیں۔ تمہارے دلائل کے قدم کیسے اور اسکے حکم کی حد زمانہ
سے کچھ حالات دریافت ہوتے ہیں اور بھی تاریخ کی کتابیں ہیں جیسی کہ ظاہر ہوتی ہیں کہ ہند میں
کوئی معتبر تاریخ ہی نہیں۔ سیاحوں تاریخ ہی نہیں ہے تاریخ ہند کے حالات پر کوئی کتاب تاریخ میں
جیسی ہوا۔ پھر سری بیگنارتھ کے کہ جناب چہارم تاریخ لکھ رہے ہیں آیا یہ وغیرہ معتبر تاریخ
نکلتے ہیں یا نہیں۔ اگر نکلتے ہیں تو وہ کیوں لکھتے ہیں کہ ہند کی کوئی معتبر تاریخ
ذکر کئے وغیرہ کی معلوم آیا کہ یہ بھید کیا ہے اور حکایت فرماتے ہیں کہ انہیں مطلع تاریخ نہیں ہیں یا
آپ پرانی مطلع کا اظہار ضروری ہے آپکے جیسے خط کو نقل اور کچھ بھی حالت و شناخت
نہیں حکایت تو جب ہی ثابت ہوگی کہ جب بقاعدہ تشکیل و تشبیہ و وجہ شبہ کو بیان کرکے
دکھا دیجیگا۔ آپکے دعوے کے واسطے ہیں آفتاب اور کتاب تاریخ میں کون مناسبت
ہے آفتاب ایک جی ظاہر شے ہے اور کتاب تاریخ [illegible] مدتوں میں تشریف فرما ہوئے ہیں آپ
آپکے قلب شریف میں پنڈت جی کے فرمانے اور بلادلیل و حجت کے باعث ضرور انکا گمان
سو وہ قلب بھی پوشیدہ ہے جسکی انکو بھی خبر نہیں اس میں انکا قیاس کے برابر [illegible]
رکھتا ابھی مرتبہ ثبوت کو نہیں پہنچ سکتا۔ جب ثابت ہی نہیں [illegible]
اس بیان پر بید کا الہامی ہونا کیونکر ثابت ہوا [illegible] بلادلیل قبول ہو نہیں سکتا
اپنے مقام پر یہ [illegible] نہیں مجھے [illegible] آپ اسی امر کو ثابت کرکے [illegible]
اور دلیل لکھے [illegible] کہ بید کے [illegible] خود انکے الہامی ہونے کی دلیل ہیں [illegible]
پر [illegible] جسکو [illegible] اسکے اور کچھ نہ کہا گیا کہ یہ [illegible] غلط ہوا اسکے جواب میں [illegible]

آریہ ہے یہ واضح ہے جب یہ مقطع نشین ہو چکا تو اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ اگر بید کی
دعویٰ اتفاق دنیا میں ہوتا تو جیسے پچھلے مذاہب اسکا یا تو بالکل انکار کرتے یا بعض
کے ذکر ہوتے اور بعض کے حضور و دلا سوجہ سے بھی اسکا ذکر توریت وغیرہ و کتب تواریخ
میں ضرور ضرور ہونا چاہیے تھا اب جب الہام مذکور کا پتہ کسی کتاب میں نہیں
پایا جاتا تو اسمیں کیا شک رہا کہ یہ توریت انجیل وغیرہ کتب سے پہلے نہ تھا اگر ہوتا
تو جمیع مذاہب سکے ہمیشہ کی شہادت دیتے۔ بلکہ بیان تو الٹے لینے کے دینے پڑ گئے
اسکا وجود بھی نیست بتا جاتا ہے۔ اب بھی حضور کے فہم شریف میں آگیا یا نہیں کہ
سوا غیر مذہب کی گواہی بہت ضروری و عقلی امر تھا۔ یہ پیش وغیرہ کی مثالیں
پیچھے کی جناب کی مصفا دہن لیجئے ہی ثابت کیجئے کہ آپکے اس تاریخ سے تمام محققین
مورخین انگریز متفق ہیں کہ اہل ہند کے پاس تاریخ ہی نہیں تاریخ کا آغاز مسلمانوں
سے ہے الفنسٹن صاحب اپنی مختصر تاریخ میں فرماتے ہیں۔ دوسری فصل آریہ ہنود کا
ہند کو فتح کرنا۔ قدیم زمانہ میں کیسکو اس ملک میں یہ خیال نہیں آیا کہ جو واقعات اسنے
اپنی آنکھوں سے دیکھے یا کانوں سے سنے انکو قلمبند کرتا اس غفلت سے یہ خرابی پیدا ہوئی کہ مسلمانوں
کی عملداری سے پہلے جسکو ابھی پورے نو سو برس بھی نہیں ہوئے ہند میں کوئی معتبر تاریخ نہیں لکھی
گئی۔ پس ہند کے قدیم حالات جسقدر معلوم ہوئے ہیں تاریخوں سے نہیں ہوئے بلکہ انکا ماخذ ورق
جیسے ہیں سنسکرت کے [illegible] یا قدیم [illegible] جزو بازو خلائق میں قدیم مذہبی یا شاعرانہ
کتابیں جنمیں اشارۃً بعض واقعات معلوم ہوتے ہیں حالانکہ جو ہند کے معاملات کی

آریہ ... جو وضع کئے ہیں جب یہ خاطر نشین ہو چکا تو اب یہ ثابت ہو گیا کہ اگرچہ بعض
وجوہ انکے دنیا میں ہونا تو ضرور ہیں لیکن مذاہب اسکا پتہ بالکل ہی نہ لگا کر گئے بالعکس
اسکے کہ ... اور بعض ضرور موجود ہے بھی اسکا ذکر تورات وغیرہ کتب تاریخ
میں ضرور ہوا جاتا ہے تھا اب جب الہام ویدوں کا جو کسی کتاب میں نہیں
پایا جاتا تو نہیں کیا شک ہے کہ وید تورات انجیل وغیرہ کتب سے پہلے نہ تھا اگر ہوتا
تو جمیع مذاہب اسکے وجود کی شہادت دیتے۔ بلکہ یہاں تو اسکے لفظ کے دیکھنے
اسکا وجود بھی نیست و نابود تھا۔ اب بھی حضور کے فہم شریف میں آیا یا نہیں کہ
میل غیر مذہب کی گواہی انکا لکھنا ضروری و عقلی امر تھا۔ یہ ... وغیرہ کی شہادتیں
پیچھے کی جناب کی خاطر میں لیجئے بھی ثابت کیجئے کہ آپکے پاس تاریخ ہے تمام مختص
سوا ... میں کہ اہل ہند کے پاس تاریخ ہی نہیں تاریخ کا آغاز مسلمانوں کے
سے ... صاحب اپنی مختصر تاریخ میں فرماتے ہیں۔ دوسری فصل آریہ ہندوؤں کا
ہند کو فتح کیا۔ قدیم زمانہ میں کسیکو اس ملک میں یہ خیال نہیں آیا کہ جو واقعات اپنے
اپنی آنکھوں دیکھے یا کانوں سنے انکو قلمبند کرنا اس غفلت سے بڑی خرابی پیدا ہوئی کہ مسلمانوں
کی عملداری سے پہلے حساب ابھی پورے نو سو برس بھی نہیں ہے جو ہند میں کوئی معتبر تاریخ نہیں لکھی
گئی۔ پس ہند کے قدیم حالات جسقدر معلوم ہوئے ہیں تاریخ سے نہیں ہیں بلکہ انکا ماخذ اور ہی
چیزیں ہیں مثلاً داستانیں یا قدیم عمارتیں جو بازار و خلائق ہیں قدیم مذہبی یا شاعرانہ
کتابیں جنمیں اشارۃً بعض واقعات معلوم ہوتے ہیں سوائے جو ہند کے معاملات کی

نسبت ... کچھ ... نہیں ہے میں شہر و دیہات کے قدیم کتبے یا سکے جنکی عبارتوں
سے کچھ حالات دریافت ہوتے ہیں اور بھی تاریخ کی کتابیں جو ہیں جو ہی ظاہر کرتی ہیں کہ ہند میں
کوئی معتبر تاریخ ہی نہیں۔ یہاں تاریخ ہی نہیں۔ تاریخ ہند کے طرح آپکی کتب تاریخ میں
جتنی ... پھر میری یہ گذارش ہے کہ جناب جس طرح تاریخ لکھ رہے ہیں آیا وہ وجود کتب تاریخ
پائے جاتے ہیں یا نہیں اگر پائے جاتے ہیں تو وہ کیوں لکھ رہے ہیں کہ ہندوؤں کو زمانہ کی کوئی معتبر تاریخ
... کتب وغیرہ ... معلوم ... آپکو ... کیا ہے اور جو آپ فرماتے ہیں کہ انمیں تاریخ تاریخ نہیں ہیں یا
آپ یہاں طرح کا اظہار ضروری ہے۔ آپکے جمیع اشغلہ کو مثل ... کچھ بھی مماثلت و مشابہت
نہیں جانئیے تو جب ہی ثابت ہوگی کہ جب بقاعدہ تمثیل تشبیہ وجہ شبہ کو عیان کرکے
دکھا دیجیئیگا آپکے وصول کے دسویں ورثہ میں آفتاب اور کتاب تاریخ میں کون مناسبت
ہو آفتاب ایک تجلی و ظاہر شئی ہو اور کتب تاریخ آریہ عدم میں تشریف فرما ہو وہ روشن افروز میں یہاں
آپکے قلب شریف میں ہند ہی کے فرمانے اور بلا دلیل محبت لکھنے کے باعث ضرور انکا گمان ہے
سو وہ قلب بھی پوشیدہ ہے جسکی انکو بھی خبر نہیں اسکا آفتاب کے برابر اور گمان ... ہے جیسی
رکھنا بھی ... ثبوت کو کسی طرح نہیں پہنچ سکتا جب ثابت ہی نہیں کہ ... آریوں کے پاس تاریخ ہے تو اب
اس بنا پر وید کا الہامی ہونا کیونکر ثابت ہوا یا آپکا بلا دلیل جوڑی ہے۔ دعویٰ بلا دلیل قبول خود نہیں
انہو مقام ... پر یہ انکی سند نہیں۔ مجھے یاد ہے کہ آپ جب انہوں اس کو ثابت نہ کرسکے تو فرمانے لگے کہ اگر دعویٰ
اور دلیل لیجئے وہ یہ ہے کہ دیکھئے منا میں خود انکے الہامی ہونیکی دلیل ہیں۔ اس ... پر ... ترجمہ وید
پڑھکر سنایا جسکو سنکر جناب سے سوا اسکے اور کچھ نہ کہا گیا کہ یہ ترجمہ غلط ہے اسکے جواب میں ...

کیا کہا گیا جناب فاضل سنسکرت میں آپنے ارشاد فرمایا کہ جنک میں سنسکرت نہیں جانتا اسکو

[illegible]

[illegible]

اور یہ ظاہر ہے کہ اگر وہ مانتے نہ آئے ہوتے تو یہ عناصر پرستی پھر کہانسے اس زمانہ تک پہنچتی وید کے ماننے
والے مثل منوجی مہاراج کے ہین جو عقل کے خلاف نہ تو ہنین تمیز کر رہے ہین اور آپ بھی بڑھکر خلاف
عقل امور کو اپنے دھرم شاستر مین جائز بتا رہے ہین بھلا یہ اگر اوپر سے نہین تو کہان سے آئی کیا
جنابکو اپنے پنڈت لیکرام صاحب کی تکذیب کے علوم متعارفہ کا نمبر اول بھی یاد نہین جہان وہ فرماتے
ہین کہ جو شئی جہان ہوتی ہے وہ وہین سے نکلتی ہے جب عناصر پرستی وید مین تھی تب ہی آریونکو اسپر
عمل کرنا پڑا۔ قولہ اسپر مولویصاحب نے فرمایا کہ آپنے بہت عمدہ طور سے جواب دیے گو میری تسکین نہین
ہوئی اسکے جواب مین مین عرض کرتا ہون کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت اور خدا اسکو جھوٹ کی پاداش
دیوے۔ ہان اسوقت جنابنے یہ ضرور فرمایا تھا کہ میرے پاس تو یہی دو دلیلین تھین آپ شاہ نہ تشریف
لیجادین وہان سوامی جی کے ایک بڑے ذی علم چیلے موجود ہین اُنسے آپ پوچھ سکتے ہین
یہان مجھکو یہ کہنا ضرور ہے کہ بہ نسبت اور سماجون کے ممبرون کے جو تہذیب و شرافت
مناظرہ مین جناب بابو گوپی چند صاحب نے دکھلائی وہ قابل تحسین و آفرین ہے مین اسکا شکر گذار
ہون۔ قاعدہ مقبولہ ہے کہ ایک کام کو تمام کرکے دوسرے کی جانب متوجہ ہوتے ہین ایک تو
آپنے طے کیا ہی نہین دوسرے کی جانب متوجہ ہونا بالکل بیکار ہے اسکو طے کرلین یا لکھ دین
کہ ہم ثبوت دینے سے عاجز ہین پھر جتنے سوال چاہے کرکے جواب لیلوین فقط

الراقم

شرف الحق محمدی خادم الدین۔ معروضہ یکم فروری ۱۸۸۹ء